فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے افتتاح کی تقریب

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے افتتاح کی تقریب

(فرمودہ ۱۹؍اپریل ۱۹۴۶ء بمقام قادیان)

تشہّد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جہاں تک افتتاح کا سوال ہے وہ تو ہو چکا ہماری فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر صاحب نے بھی اپنا ایڈریس پڑھ دیا اور ڈاکٹر بھٹنا گر صاحب نے بھی اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کر دیا۔ اِس وقت میں صرف ان نمائندگان سے کچھ کہنا چاہتا ہوں جو مختلف جماعتوں کی طرف سے مجلسِ شوریٰ میں شامل ہونے کے لئے قادیان تشریف لائے ہیں اور اِس وقت یہاں موجود ہیں۔

ابھی ڈاکٹر بھٹنا گر صاحب نے اپنے جواب میں بیان کیا ہے کہ اس قسم کی انسٹی ٹیوٹ کو جاری کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہوتی بلکہ اس کے لئے بہت بڑے سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہمارے کارکنوں نے کسی قسم کی تحقیق شروع کی اور نئے نئے مسائل اور علوم نکلنے شروع ہوئے تو پھر ان کو سرمایہ کی کمی کی وجہ سے اسی جگہ چھوڑ دینا اور نتائج کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش نہ کرنا علمی ترقی کا موجب نہیں بلکہ تالاب کے پانی میں سڑاند پیدا کرنے کے مترادف ہوگا۔ یہ بات بالکل درست ہے اور میں نے شروع سے ہی اس امر کو اپنے مدنظر رکھا ہے۔ میں نے اس سے پہلے اس انسٹی ٹیوٹ کی مالی ضرورتوں کو جماعت کے سامنے نہیں رکھا صرف ایک خطبہ میں مَیں نے یہ بیان کیا تھا کہ گو ابھی جماعت کو میں اس کی مالی ضرورتوں کے لئے نہیں بُلاتا لیکن ایک وقت آئے گا کہ جب جماعت کو اس کے لئے مالی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔

اب اس موقع پر میں جماعت کو ایک بار پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ابھی ہمیں اس بات

کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ ہم جماعت سے مالی قربانی کا مطالبہ کریں اوراس غرض کے لئے ایک خاص فنڈ کھول دیں لیکن دو تین سال تک جب ہمیں زمین مہیا ہو جائے گی عمارتوں کا میٹیریل(MATERIAL) ملنا شروع ہوجائے گا اوراس میٹیریل سے عمارتیں بننی شروع ہو جائیں گی ہمیں اس کے لئے لاکھوں روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ ان عمارتوں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی جو اس غرض کے لئے بنائی جائیں گی، ان زمینوں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی جن پر یہ عمارتیں تعمیر کی جائیں گی ان سامانوں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی جو عمارتوں کی تعمیر کیلئے درکار ہوگا، ان کارکنوں کے گزارہ کیلئے روپیہ کی ضرورت ہوگی جو اس انسٹیٹیوٹ میں کام کریں گے اوران نتائج کو عملی جامہ پہنانے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی جو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پیدا کرے گی۔

پس گو اب بھی میں جماعت کو کسی چندہ کے متعلق تحریک نہیں کرتا مگر میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسے یہ امر اپنے مدنظر رکھنا چاہئے۔ اِس وقت صرف چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے اپنے دوستوں میں تحریک کر کے اس غرض کے لئے پچاس ہزار روپیہ جمع کیا ہے اوراڑھائی لاکھ روپیہ سلسلہ کی طرف سے خرچ ہوا ہے۔ میرا ابھی وعدہ ہے کہ میں اپنی طرف سے اوراپنے بعض دوستوں کی طرف سے ایک لاکھ روپیہ جمع کر دوں گا اور چونکہ اب اخراجات روز بروز زیادہ ہونگے اور دو تین سال میں ہی وہ وقت آنے والا ہے جب جماعت کے سامنے اس کے متعلق تحریک کی جائے گی اس لئے میں جماعت کو ابھی سے اس طرف توجہ دلا دیتا ہوں اورامید کرتا ہوں کہ جب جماعت کے سامنے اس کے متعلق تحریک کی جائے گی تو ہماری جماعت کے تمام افراد اپنے پورے اخلاص اور جوش کے ساتھ جس حد تک ان کے ذرائع آمد اِن کا ساتھ دیں گے اس تحریک میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں گے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ انسٹی ٹیوٹ کوئی دُنیوی انسٹی ٹیوٹ نہیں بلکہ یہ اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جاری کی گئی ہے جو بانی سلسلہ احمدیہ نے ابتداء میں ہی ظاہر فرما دیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ایک خدا تعالیٰ کا قول ہوتا ہے اور ایک فعل۔ خدا تعالیٰ کا قول وہ الہامی کتابیں ہیں جو مختلف ممالک میں مختلف اوقات پر لوگوں کی ہدایت اوران کی راہ نمائی کیلئے نازل ہوئیں

اور خدا تعالیٰ کا فعل وہ قانونِ قدرت ہے جسے دوسرے لفظوں میں سائنس کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا دنیا میں کوئی معقول انسان ایسا نہیں ہوسکتا جو بات کچھ اور کرے اور کام کچھ اور کرے۔ ہر معقول انسان کے قول اور فعل میں تطابق اور یک جہتی پائی جاتی ہے۔ پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کہے کچھ اور کرے کچھ۔ الہام کچھ اور نازل کرے اور دنیا میں قواعد ایسے جاری کرے جو الہام کے خلاف ہوں۔ اگر کہیں خدا تعالیٰ کے قول اور اس کے فعل میں اختلافِ نظر آتا ہو تو یہ صرف غلط فہمی کا نتیجہ ہوگا۔ ورنہ سچی سائنس اور سچا مذہب آپس میں کبھی ٹکرا نہیں سکتے اور اگر ٹکراتے ہیں تو دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی یا تو مذہب کی طرف جو بات منسوب کی جاتی ہے وہ غلط ہوگی یا پھر سائنس جو کچھ کہہ رہی ہوگی وہ غلط ہوگا ان دونوں میں سے کسی ایک کی غلطی نکالنے کے بغیر ہم صحیح مطلب نہیں سمجھ سکتے۔ اسی لئے سائنس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کی گئی ہے تاکہ ہم اپنی جدوجہد کے ذریعہ سائنس کو مذہب کے قریب لانے کی کوشش کریں۔ جس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت قوی دلائل دے کر اسلام کے ہر مسئلہ کو سچا ثابت کر دیا ہے اور آپ نے مذہب کی ایسی تفسیر بیان فرمائی ہے جو انسانی عقل اور ضمیر کے خلاف نہیں بلکہ ہر مجلس ہر جلسہ اور ہر میدان میں ہم اسلام کے ہر مسئلہ کی کھلے طور پر تصدیق کرنے کے لئے تیار ہیں اور دشمن کے کسی حملہ پر اس کے مقابلہ میں ہماری آنکھیں نیچی نہیں ہوتیں۔ اب دوسرا حصہ باقی تھا کہ کوئی سچی سائنس سچے مذہب سے ٹکرا نہیں سکتی اور یہ کام بندوں کا ہے کہ وہ سائنس کے مسائل کو مذہب کے مطابق ثابت کریں اور دنیا سے اس ناواجب تفرقہ اور شِقاق کو دُور کر دیں جو مذہب اور سائنس میں پایا جاتا ہے۔

میں صرف اتنا ہی کہنے کے لئے کھڑا ہوا تھا تاکہ جماعت کے احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاؤں جو اِس انسٹی ٹیوٹ کے قیام کی وجہ سے اس پر عائد ہوتی ہیں۔ اَب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں اور ان تمام دوستوں کا جو اس موقع پر تشریف لائے ہیں خصوصاً ڈاکٹر سر بھٹناگر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہاں تشریف لا کر ہمارے لئے خوشی کا سامان مہیا کیا۔

(الفضل ۳؍مئی ۱۹۴۶ء)